فرشتوں کی تخلیق:

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نور سے پیدا کیا ہے۔ ان کی تعداد کا کوئی شمار نہیں۔ ان کی طبیعت میں خیر ہی خیر ہے۔ یہ شر سے ناواقف ہیں۔ اس لئے ان سے شر کا امکان ہی نہیں۔ اللہ تعالی کے احکام کی بجا آوری ہی ان کا کام ہے۔ کبھی نافرمانی نہیں کرتے۔ ہمہ آن اللہ کی حمد و ثناء اور اس کی تسبیح و تقدیس میں لگے رہتے ہیں۔ یہ کبھی اللہ کی عبادت و اطاعت سے تھکتے نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے مادہ تخلیق کے بارے میں بتایا : «خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ، وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ» فرشتے نور سے پیدا کئے گئے ہیں اور جن آگ کی لپٹ سے پیدا کئے گئے ہیں اور آدم اس چیز سے جو تمہیں بتائی گئی ہے (مسلم) فرشتے اپنی خلقت اور بناوٹ میں ایک دوسرے سے الگ الگ ہوتے ہیں۔ مثلاً حضرت جبرئیل علیہ السلام کے چھ سو پر ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «أُذِنَ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ، مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ إِلَى عَاتِقِهِ مَسِيرَةُ سَبْعَةِ مِائَةِ عَامٍ» مجھے اللہ کے عرش کو اٹھانے والے ایک فرشتہ کے سلسلہ میں تمہیں بتانے کی اجازت دی گئی ہے۔ سو اس فرشتہ کا حال یہ ہے کہ اس کے کان کی لو اور اس کے کندھے کے درمیان کی دوری سات سو سال کی مسافت کے برابر ہے (ابو داؤد) حضرت عائشہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتوں کی قدو قامت کیا ہوتی ہے اور کس قدر عظیم الجثہ ہوتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «رَأَيْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُهْبِطًا، قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ، عَلَيْهِ ثِيَابُ سُنْدُسٍ، مُعَلَّقٌ بِهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ» میں نے جبرئیل علیہ السلام کو اترتے ہوئے دیکھا تو آپ کے وجود سے مشرق و مغرب کے سارے آفاق بھرے ہوئے تھے۔ آپ کے جسم پر سندس کا لباس تھا جس میں موتی اور یاقوت ٹکے ہوئے تھے۔ (احمد)

فرشتے نہ مرد ہوتے ہیں نہ عورت: فرشتے اللہ کی ایسی مخلوق ہوتے ہیں جن کی جنس نہیں ہوتی۔ یعنی وہ نہ تو مرد ہوتے ہیں اور نہ ہی عورت۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں اس سے عاری پیدا کیا۔ مشرکین فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس خیال کی سخت تردید فرمائی ﴿ وَجَعَلُوا۟ ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ

ٱلَّذِينَ هُمْ عِبَٰدُ ٱلرَّحْمَٰنِ إِنَٰثًا أَشَهِدُوا۟ خَلْقَهُمْ ۚ سَتُكْتَبُ شَهَٰدَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُونَ ﴿١٩﴾ ﴾ (الزخرف: ١٩) ترجمہ: انہوں نے فرشتوں کو، جو خدائے رحمن کے خاص بندے ہیں، عورتیں قرار دے لیا۔ کیا ان کے جسم کی ساخت انہوں نے دیکھی ہے؟ ان کی گواہی لکھ لی جائے گی اور انہیں اس کی جواب دہی کرنی ہوگی۔ دوسری جگہ فرمایا ﴿ إِنَّ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْءَاخِرَةِ لَيُسَمُّونَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ ٱلْأُنثَىٰ ﴿٢٧﴾ وَمَا لَهُم بِهِۦ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ ۖ وَإِنَّ ٱلظَّنَّ لَا يُغْنِى مِنَ ٱلْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿٢٨﴾ ﴾ (النجم: ٢٧ – ٢٨) ترجمہ: مگر جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے وہ فرشتوں کو دیویوں کے نام سے موسوم کرتے ہیں، حالاں کہ اس معاملہ کا کوئی علم انہیں حاصل نہیں ہے، وہ محض گمان کی پیروی کر رہے ہیں، اور گمان حق کی جگہ کچھ بھی کام نہیں دے سکتا۔ مشرکین کے برخلاف مومنین کا عقیدہ یہ ہوتا ہے کہ فرشتے اللہ کی خاص مخلوق ہیں جو نہ تو مذکر ہوتے ہیں اور نہ مونث۔ جو اس کے خلاف عقیدہ رکھتا ہو وہ سراسر قرآن وسنت کی مخالفت کرتا ہے۔

فرشتے معصوم ہوتے ہیں: فرشتوں کی فطرت ہی اطاعت و فرمانبرداری ہے۔ وہ ہر وقت اللہ کی حمد وثناء بیان کرتے ہیں۔ اسکی تسبیح وتقدیس میں لگے رہتے ہیں۔ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿ وَقَالُوا۟ ٱتَّخَذَ ٱلرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ۗ سُبْحَٰنَهُۥ ۚ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ﴿٢٦﴾ لَا يَسْبِقُونَهُۥ بِٱلْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِۦ يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾ ﴾ (الأنبياء: ٢٦ – ٢٧) ترجمہ: یہ کہتے ہیں "رحمن اولاد رکھتا ہے"۔ سبحان اللہ، وہ (یعنی فرشتے) تو بندے ہیں جنہیں عزت دی گئی ہے۔ اس کے حضور بڑھ کر نہیں بولتے اور بس اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔ دوسری جگہ فرمایا: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ قُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا ٱلنَّاسُ وَٱلْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ ٱللَّهَ مَآ أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿٦﴾ ﴾ (التحريم: ٦) ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے جس پر نہایت تند خو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہوں گے جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انہیں دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔ مزید فرمایا ﴿ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّى جَاعِلٌ فِى ٱلْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوٓا۟ أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ ٱلدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّىٓ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٣٠﴾ ﴾ (البقرة: ٣٠)

ترجمہ: "پھر ذرا اسوقت کا تصور کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ "میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں"۔ انہوں نے عرض کیا: "کیا آپ زمین میں کسی ایسے کو مقرر کرنے والے ہیں جو اس کے انتظام کو بگاڑ دے گا اور خوں ریزیاں کرے گا؟ آپ کی حمد وثنا کے ساتھ تسبیح اور آپ کی تقدیس تو ہم کر ہی رہے ہیں"۔

مندرجہ بالا آیت میں فرشتوں کا سوال اعتراض نہیں بلکہ معلومات کے لئے ایک استفسار تھا کیوں کہ وہ اس حکمت سے ناواقف تھے جو صرف اللہ کے علم میں تھی اسی وجہ سے اللہ تعالی نے انھیں جواب دیتے ہوئے فرمایا: إِنِّيٓ أَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُونَ یعنی میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔